بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۔ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ ۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ یکم فروری ۱۹۷۹ء ۔ یکم تبلیغ ۱۳۵۸ہش ۔ نمبر ۲۶

بحرِ عرفان کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی پیدائش کی غرض صرف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائے

عبادت اسے کہتے ہیں کہ انسان دل کی زمین کو ہر قسم کی قساوت اور کجی سے محفوظ کر لے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔* (الذاریات ۵۷)

ترجمہ:۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (مسلم)

ترجمہ:۔ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علتِ غائی یہی عبادت ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔ عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مور معبّد جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح دل کی زمین میں کوئی کنکر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے۔ اور زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۴۔۶۵)

اخبار احمدیہ

• ربوہ یکم فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

عشرہ وصولی مجالس خدام الاحمدیہ

یکم فروری تا دس فروری

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ یکم فروری سے ۱۰ فروری تک عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ اس عشرہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

۱۔ اس عشرہ میں ہر خادم سے رابطہ قائم کریں اور کوشش کریں کہ تدریجی لحاظ سے وصولی پوری ہو جائے۔

۲۔ جن مجالس نے ابھی تک سال ۸۰-۱۹۷۹ء کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں نہیں بھجوایا۔ وہ فوری طور پر بجٹ بھجوائیں۔

۳۔ سرمایہ خدمت کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔ جزاکم اللہ

امراء اضلاع اور امراء جماعت کی توجہ کیلئے

امراء جماعت و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نیز امراء اضلاع کی خدمت میں بطور یاددہانی درخواست ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں اب صرف تھوڑا وقت باقی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کا جائزہ لیجئے۔ ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی طرف سے اس کے کل وعدہ کا ۵/۱۵ حصہ رقم وصول نہ ہو جائے۔ نیز اگر کسی دوست کے ذمہ بقایا ہو تو وہ بھی وصول کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

ماہ فروری/تبلیغ میں خدام الاحمدیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر ہے۔ تمام قائدین مقامی کتاب مرکز سے منگوا کر اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
یکم تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتصام باللہ اور اس کی عظیم الشان برکت

اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس نے نوعِ انسان کو یہ بشارت دی ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے اور اس تک پہنچنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور اس کے افضال و انعامات کا مورد بننے کے راستے ہمیشہ کے واسطے کھلے ہیں جو شخص بھی خدا تعالیٰ سے ملنا اور اس سے تعلق قائم کر کے اس کے افضال و انعامات کا مورد بننا چاہتا ہے وہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق مجاہدہ اور کوشش کے ذریعہ ایسا کر سکتا ہے جو بھی خدا تعالیٰ کی طرف ایک قدم بڑھائے گا خدا تعالیٰ اس کی طرف دو قدم آگے بڑھے گا اور جو اس کی طرف چل کر جائے گا خدا تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آئے گا اور اس طرح ایسے مجاہد فی سبیل اللہ کو اپنے تک آنے کی راہیں خود دکھاتا چلا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسان کو اس بشارت سے نوازتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ"

(العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:- اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

یہ بہت ہی عظیم الشان انعام ہے جو بجز اسلام کے اور کسی مذہب پر عمل پیرا ہونے سے نوعِ انسان کو نہیں مل سکتا۔ لیکن اس انعام کا مورد بننے کے لئے خود اس نے یہ فرض قرار دیا ہے کہ اس سے ملنے کی خواہش اور کوشش کرنے والا ایسی کوشش کرے جو ہر لحاظ سے پوری اور مکمل ہو یعنی وہ اپنی کوشش کو اپنی استعداد کی آخری حد تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:-

"وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ"

(الحج آیت ۷۹)

ترجمہ:- اور اللہ کے رستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے۔ اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق ضرور دیتا ہے لیکن یہ توفیق الٰہی ان کو دی جاتی ہے جو اپنی طرف سے کوشش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ ان کی کوشش میں کسی لحاظ سے بھی کوئی کمی نہ رہ جائے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کی کوشش کب کمال کو پہنچتی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جواب بھی آگے چل کر اسی آیت کے آخر میں دیا ہے۔ چنانچہ یہ کہنے کے بعد کہ اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ:-

"فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ"

(الحج آیت ۷۹)

ترجمہ:- پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خود اس سے ملنے کی جدوجہد کے ضمن میں تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ایک نماز کو قائم کرنے کا۔ دوسرے زکوٰۃ ادا کرنے کا اور تیسرے اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا۔ اگر غور کیا جائے تو اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ میں اللہ تعالیٰ نے جملہ حقوق اللہ کی اور اٰتُوا الزَّكٰوةَ میں جملہ حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کا حکم دیا ہے اور مزید یہ کہ ان دونوں حقوق کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق عطا ہونے کے لئے وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ کی رو سے یہ حکم دیا ہے کہ حقیقی مومنوں کا جو جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کے ذریعہ خدا سے ملنے کی کوشش کو کمال تک پہنچانے کے متمنی ہیں یہ اولین فرض ہے کہ وہ ہمہ تن خدا ہی کے ہو رہیں اور اسے اور اس کی اطاعت کو ہر دوسری چیز پر مقدم کریں اور اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ اعتصام باللہ کے بغیر انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق نہیں مل سکتی اور وہ خدا تعالیٰ سے ملنے کی خاطر اپنے مجاہدہ کو کمال تک نہیں پہنچا سکتا۔ اعتصام باللہ کے نتیجہ میں ہی انسان کو لقائے الٰہی کی عظیم الشان نعمت میسر آتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے بشارتیں لے کر اس پر نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اعتصام باللہ کے نتیجہ میں عطا ہونے والی اس عظیم الشان نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝"

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے (یعنی اعتصام باللہ کے وصف سے پورے طور پر متصف ہو گئے) ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (یعنی جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

لقائے الٰہی کا یہ وہ عظیم الشان انعام ہے جس کا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا میں وعدہ کیا گیا ہے اور یہ انعام اعتصام باللہ اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسلام کی سب سے عظیم الشان فضیلت یہی ہے کہ یہ اللہ میں ہو کر حقیقی مجاہدہ کرنے والوں کو لقائے الٰہی کے عظیم الشان انعام سے نوازتا ہے۔ اب قیامت تک اور کوئی مذہب نہیں جس پر عمل کر کے کوئی انسان اس عظیم الشان انعام سے سرفراز ہو سکے۔

○

قطعات

نگہ پہ تُو رہتے تاریک ہوئے رات — تو اپنے ہات میں لے لے مرا ہات
مجھے خود جادۂ منزل پہ لے چل — میں نابینا ہوں بینا ہے تری ذات

میں اک قطرہ ہوں بحرِ بیکراں تُو — میں اک لمحے کی ہستی جاوداں تُو
مگر رکھتا ہوں ذوقِ ہمکناری — میں اک شعلہ ہوں نورِ دو جہاں تُو

محبت شوخ و بے پروا تھی ورنہ — نہیں کچھ میری ہستی در گزر کر
سرورِ شوق میں کیا کہہ گیا ہوں — مری گفتارِ مستی در گزر کر

سعید احمد اعجاز

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلۂ جہاد

(۳)

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد

جبر و اکراہ کا الزام

اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے یہ ناروا الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام لوگوں کو جبر وتشدد سے مسلمان بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔

پہلا جواب: اس الزام کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ یہ امر قرآن کریم میں کسی جگہ مذکور نہیں کہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا جائے بلکہ اسلام کا تو نام ہی اس امر کی ضمانت ہے۔ کہ وہ دین کے معاملہ میں کسی قسم کے جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو کہتے ہی صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ہیں۔

دوسرا جواب: اس الزام کا دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم نے ڈنکہ کی چوٹ پر یہ اعلان کیا ہے

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

یعنی دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں کیونکہ دین کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کی تسلی دلائل سے ہوتی ہے نہ کہ جبر سے۔ اسلام کی سچائی دلائل واضحہ اور بینات ناطقہ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اسے جبر کی کوئی ضرورت نہیں۔

یہ آیت ایک اور ایک دو کی طرح دنیا کے سامنے اس اصول کو پیش کرتی ہے کہ اسلام منوانے کے لئے جبر جائز ہی نہیں۔

(۱) آیت کریمہ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کی عملی تشریح میں ایک اور حدیث آتی ہے جو یہ ہے۔

فلما اجلیت بنو نضیر کان فیھم من ابناء الانصار فقالوا لاندع ابناءنا فانزل اللہ تعالیٰ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یکرہ علی الاسلام)

یعنی بنو نضیر جب مدینہ سے جلاوطن کئے گئے تو ان میں وہ لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے (یعنی ایسے بچے تھے جنہیں اہل یثرب نے منت مان کر یہودی بنا دیا تھا) انصار نے انہیں روکنا چاہا تو یہ آیت اتری)....

۲- علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے ماتحت لکھا ہے۔

"کسی شخص کو دین اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہ کرو۔ کیونکہ وہ اس قدر بیّن اور واضح ہے کہ اس میں داخل کرنے کیلئے کسی جبر کی ضرورت نہیں۔"

تیسرا جواب: اس الزام کا تیسرا جواب یہ ہے کہ خدا نے جبراً ایماندار بنانا نہیں چاہا۔ اور نہ اپنے رسول کے لئے یہ پسند کی۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا۔ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(سورہ یونس آیت ۱۰۰)

یعنی اگر تیرے پروردگار کی مصلحت یہ ہوتی کہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔ تو وہ خود ہی لوگوں کو ایمان پر مجبور کر دیتا۔ مگر جب اس نے جبراً ایماندار بنانا نہ چاہا، تو کیا تو لوگوں پر جبر کر سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہوں۔ یہ تو خدا کے منشاء کے خلاف ہوگا۔

اس دنیا میں جو امتحان و آزمائش کا گھر ہے۔ قہر و اکراہ سے دین پر مجبور کرنا امتحان کے مقصد کو باطل کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

(سورۂ کہف آیت ۳۰)

گویا اسلام آزادی ضمیر کا علمبردار ہے

جبر و اکراہ کے خلاف عملی شواہد

عملی طور پر بیسیوں شواہد اس امر کے موجود ہیں۔ جن سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلبہ پا کر بھی کافروں پر مذہب کے بارے میں کوئی جبر روا نہیں رکھا۔ مثلاً حضرت عکرمہؓ جو فتح مکہ کے بعد اس خیال سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے کہ انہیں اپنے کفریہ عقیدہ پر مکہ میں رہنے کی شاید اجازت نہ دی جائے۔ لیکن جب ان کا معاملہ ان کی اہلیہ کی طرف سے جو مسلمان ہو چکی تھی پیش ہوا۔ تو ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کفریہ عقائد پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہنے کی اجازت دے دی۔ لیکن اسلامی تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو جبراً مسلمان کیا گیا ہو۔ ہاں یہ مثال ضرور ملتی ہے کہ دوران جنگ اگر کسی مشرک نے اظہار اسلام بھی کیا تو مسلمانوں نے یہ خیال کیا کہ یہ شخص ڈر کر مسلمان ہو رہا ہے دل کی تصدیق شامل نہیں۔ اس لئے انہوں نے اسے مار دیا۔ اگر جبراً مسلمان بنانا ہی مقصود ہوتا تو مارنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ (گو اس قتل کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔)

تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ صلح کے زمانہ میں اسلام جنگ کے زمانہ کی نسبت زیادہ پھیلا۔ پس مسئلہ جہاد کے بارہ میں اسلام کی بنیادی تعلیم ہر شخص کے لئے یہی ہے۔ کہ شب و روز اصلاح نفس میں مصروف رہے۔ تا اسے اس دنیا میں ہی نفس مطمئنہ حاصل ہو۔ اور وہ رضاء الٰہی کی جنتوں کا وارث بنے۔ پھر دوسرے لوگوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہو۔ دعاؤں سے نیک نمونہ پیش کر کے ان دلائل سے کام لے جو قلوب انسانی کی تسخیر کے لئے کلام اللہ نے پیش کئے ہیں۔ مسلمان کو اسلام منوانے کے لئے کسی صورت میں جبر جائز نہیں۔

جہادِ صغیر: یہاں یہ سوال ابھر کر سامنے آتا ہے۔ کہ اسلام اگر جبر جائز نہیں تو ابتدائے اسلام میں جو لڑائیاں لڑی گئیں۔ ان کی کیا وجہ تھی؟ اسلام نے ان جنگوں کی کیوں اجازت دی؟

اسلامی جنگوں کی وجہ

اس سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

"مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے باعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرت جماعت میں، عزت میں، مرتبت میں دوسرے فرقوں سے برتر خیال کرتے ہیں، اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔ ... اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی۔ اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا مقابلہ ہرگز نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بیشمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق و استقامت کے پہاڑ نے ان سب آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی۔ اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا...

... اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی

کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں۔ اور میں خدائے قادر ہوں۔ ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا۔"

(رسالہ جہاد ص ۳-۴)

اس حوالہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام انہی جنگوں کو جہاد قرار دیتا ہے جو ایسے دشمنوں کے مقابلہ میں لڑی جائیں جو خنجر کی نوک سے لوگوں کا عقیدہ تبدیل کروانا چاہتے ہیں یا مذہب کے قبول کرنے میں حائل ہوتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اسے جہاد صغیر کہا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک تکالیف برداشت کرنے کے بعد جب مدینہ پہنچے تو آپ نے غیر مسلم یہودیوں سے جو وہاں آباد تھے معاہدہ کیا اور اس معاہدہ میں یہ اصول طے پایا کہ یہود و مسلمان ایک امت ہیں۔ اور اس طرح آپ نے حقوق انسانی اور امن عامہ کی بنیاد قائم فرما دی۔ لیکن قریش مکہ کو مسلمانوں کا امن سے رہنا ہرگز پسند نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے قبائل میں ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ اور یہودیوں کو بھی اپنی سازش میں شامل کر لیا۔ اور ہجرت کے دوسرے سال ایک لشکر جرار لے کر دو اڑھائی سو میل کا فاصلہ طے کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اب اور کوئی صورت باقی نہ تھی۔ وطن آپ پہلے ہی چھوڑ چکے تھے۔ اب یا تو یہ صورت تھی کہ آپ جہاد کبیر کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیں اور یا دشمن کا مقابلہ کریں۔ اور ظلم کی مدافعت فرما دیں۔ اس موقعہ پر خدا کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدٰفِعُ عَنِ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ
کَفُوْرٍ ۝ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ
یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ
ظُلِمُوْا۔ وَاِنَّ اللّٰہَ
عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۝
نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ
اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا
اللّٰہُ۔ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ
النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ
لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ
وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ
یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ
اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَ
لَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ
یَّنْصُرُہٗ۔ اِنَّ اللّٰہَ
لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

(سورۃ الحج آیت ۳۹ تا ۴۱)

اس آیت میں مسلمانوں کو تلوار پکڑنے کی اجازت بعض شرائط کے ساتھ دی گئی ہے۔ جن میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ یُقٰتَلُوْنَ۔ یعنی دشمن نے ان پر تلوار اٹھائی ہو۔

دوم بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا یعنی مسلمان اس وقت تلوار اٹھا سکتا ہے۔ جب وہ مظلوم ہو۔ ورنہ ظالمانہ اقدام کے لئے اسے تلوار پکڑنے کی اجازت ہی نہیں۔

پس یُقٰتَلُوْنَ اور ظُلِمُوْا کے الفاظ سے تلوار اٹھانے کی وجہ بیان کر دی کہ مخالفین اسلام خود حملہ آور ہوئے ہیں۔ اور حملہ بھی ناحق کیا گیا۔ ظالم قوم نے مسلمانوں کو ربنا اللہ کہنے سے روکا۔ اور جبراً لوگوں کو اسلام سے منحرف کرنے یا باز رکھنے کی کوشش کی۔ اور پھر ان کو طبل جنگ بجا کر ملک بدر کر دیا۔ اور وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر نکلنے پر مجبور ہوئے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ مسلمان جن پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور یہ کسی سیاسی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ وہ کسی ملک یا علاقہ کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے بلکہ یہ ظلم صرف اس لئے ان پر روا رکھا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم اور حکومت کرنے والی مقتدر ہستیوں کو کہہ دیا کہ ہم سیاسی آدمی نہیں ہیں۔ آپ جو حکم دیں گے وہ ہم مانیں گے۔ مگر جن امور کا تعلق مابعد الموت سے ہے۔ ان کی تیاری کے لئے ہمیں آزاد چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ جسموں کی بادشاہت تو حکومت کے پاس ہے مگر روح کی حکومت خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے ہماری روحوں کو آزاد چھوڑ دیں کہ ہم اپنے اللہ سے صلح کر لیں۔ مگر باقتدار لوگوں نے کہا کہ نہیں ہم تمہارے جسموں پر بھی حکومت کریں گے۔ اور تمہارے عقیدہ سے اور مذہب پر بھی حکومت کریں گے۔

پھر فرمایا کہ یہ جنگ کی اجازت صرف اس لئے نہیں دی گئی کہ مسلمان آزادی سے نماز ادا کر سکیں بلکہ سب مذاہب والوں یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کو بھی آزادی ہو کیونکہ حریت ضمیر سب کا حق ہے صرف مسلمانوں کا ہی حق نہیں

وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ
لَقَدِیْرٌ

(سورۃ الحج آیت ۴۰)

کہہ کر بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ مگر چونکہ یہ مظلوم ہیں۔ اس لئے ہم ان کو فتح دیں گے۔ کیونکہ خدا ظالم کا مددگار نہیں ہوتا۔ اور دشمن کا جتھہ قوت اقتدار کے باوجود شکست کھا جانا دلیل ہوگا اس امر کی کہ مسلمان مظلوم تھے۔

پھر فرمایا کہ اگر ہم انکو دنیا میں حکومت دیں تو یہ انصاف کرنے والے ہوں گے۔ امر بالمعروف یعنی اخلاق فاضلہ کے قائم کرنے والے اور نہی عن المنکر یعنی بے حیائی کی باتوں سے روکنے والے ہوں گے۔

پھر دوسری جگہ جہاد صغیر کی بابت فرمایا

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ
وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۱)

یعنی اے مسلمانو! اللہ کی راہ میں ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہوں۔ اور کسی پر زیادتی نہ کرو۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں جو قتال کی اجازت مسلمانوں کو دی گئی ہے کہ اس کی پہلی یہ شرط ہے کہ وہ ذاتی لالچ اور ملک گیری کی نیت سے نہ ہو بلکہ صرف خدا کے لئے ہو۔ یعنی خدا کی راہ میں جو مشکلات ہوں ان کو دور کرنے کے لئے ہو۔ اگر وہ دینی جنگ نہیں تو فی سبیل اللہ نہیں ہو سکتی۔

فی سبیل اللہ کے معنی

فی سبیل اللہ کے معنی یہ نہیں کہ زبردستی مسلمان بنانے کے لئے جنگ کی جائے۔ بلکہ وہی جنگ جائز اور فی سبیل اللہ کہلائے گی۔ جو خدا کی رضا کے لئے ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورۃ البقرہ آیت ۲۶۳ میں فی سبیل اللہ اموال خرچ کرنے کا حکم ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا۔

یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰہِ (بقرہ رکوع ۳۶)

یعنی وہ لوگ اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

پس قتال فی سبیل اللہ کے معنی اس جنگ کے ہیں جو خدا کی رضا کے لئے ہو۔

لسان العرب میں لکھا ہے۔

کل ما امر اللہ بہ
من الخیر وھو من
سبیل اللہ ای من الطرق
الی اللہ

یعنی ہر نیکی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رستوں میں سے ایک رستہ ہے جو اس تک پہنچاتا ہے۔

اور نہایہ میں لکھا ہے فی سبیل اللہ ایک اصطلاح ہے جس کا اطلاق ہر ایسے نیک عمل پر ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور خوشنودی حاصل کی جاتی ہو۔ پس قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کے معنے یہ ہوں گے کہ جب کوئی قوم دین کے بارے میں تم سے کوئی جنگ کرے۔ اور تمہارے مقدس دین کو تم سے زبردستی چھڑانا چاہے۔ تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ کی رضا کے لئے اور دینی مشکلات کو دور کرنے کے لئے دشمن سے جنگ کرو۔

۲۔ دوسری شرط جنگ جہاد کی اسی آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ لڑائی صرف ان ہی لوگوں سے جائز ہے جو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھا چکے ہوں۔ جیسا کہ یُقَاتِلُوْنَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تم انہیں سے لڑ سکتے ہو جو تم سے لڑتے ہیں۔ یعنی جو لوگ باقاعدہ سپاہی نہیں اور لڑائی میں عملاً حصہ نہیں لیتے۔ جیسے بچے۔ بوڑھے۔ عورتیں اور راہب وغیرہ۔ انکو مارنا یا ان سے لڑائی کرنا جائز نہیں۔ گویا سول آبادی کو لڑائی کے دائرہ سے کلیتہً باہر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کمانڈر بنا کر بھیجتے تو اسے یہ نصیحت فرماتے کہ

تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ خدا کی رضا کی خاطر تم لڑو۔ اور اس شخص سے لڑو جو اللہ تعالیٰ کا کفر اختیار کرے اور خیانت سے کام نہ لو۔ بدعہدی نہ کرو مثلہ نہ کرو۔ بچہ کو نہ مارو۔ عورت بوڑھے اور راہب کو نہ مارو۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایات وضاحت بڑی تفصیل سے سیرت کی کتب میں درج ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

بہاریہ مکئی کی کاشت

مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء۔ وکیل الزراعت تحریک جدید

گوڈی

جڑی بوٹیوں کی روک تھام کے لئے کم از کم تین چار بار گوڈیاں کرنی چاہئیں۔ آخری گوڈی کرتے وقت پودوں کے درمیان کھیلیں بنا دینی چاہئیں تاکہ پانی دینے پر یہ ان کھیلوں میں زیادہ دیر تک کھڑا رہ سکے۔ اس طرح ایک تو زمین میں زیادہ دیر تک نمی برقرار رہ سکے گی دوسرے کھیلیوں کی مدد سے پودوں کی جڑوں پر مٹی چڑھ جائے گی اور اس طرح فصل آندھی وغیرہ سے گرنے سے محفوظ رہے گی۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے بعض کیمیاوی ادویات ([illegible]) کے کامیاب تجربات کئے گئے ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل تین ادویات کو کاشت کے فوراً بعد اور اگنے سے پہلے پانی میں ملا کر سپرے کر دینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے یہ جڑی بوٹیوں کو ۴۰ دن تک مکمل طور پر دبائے رکھتی ہیں اور اس دوران میں مکئی کی فصل اپنی بڑھوتری کو کافی حد تک مکمل کر لیتی ہے اور اس طرح ادویات کا استعمال کافی فائدہ مند رہتا ہے۔ ان ادویات کی شرح حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دوائی	مقدار دوائی فی ایکڑ	پانی
۱	پرامیگرام	۶ پاؤنڈ	۴۵ گیلن
۲	پرائمیکٹر	۶ پاؤنڈ	۴۵ گیلن
۳	لاسو دانے دار	بوائی کے بعد جلد خشک حالت میں چھٹہ دے دیا جاوے۔	

مکئی کے ضرر رساں کیڑے

موسم بہار میں مکئی کی فصل پر ساک کونپل کی مکھی جو گھریلو مکھی کی طرح ہوتی ہے کا حملہ ہوتا ہے۔ یہ فصل کے پتوں پر انڈے دیتی ہے عام طور پر اس کا حملہ فروری کے آخری ہفتہ میں شروع ہو جاتا ہے۔ مادہ مکھی پتوں پر انڈے دیتی ہے جن میں سے تین چار دن میں بچے نکل آتے ہیں ان بچوں کے جسم کا رنگ زرد اور سر کالا ہوتا ہے یہ بچے تنے کے اوپر والے حصے کو کھاتے ہیں اور ان کے حملے سے پودوں کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔

۲۔ ماہ اپریل میں تنے کی سنڈی کا حملہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ حملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ فصل کی ایک چوتھائی بلکہ اس سے بھی زیادہ فصل اس کی نذر ہو جاتی ہے۔ حملہ شدہ پودوں کی درمیانی کونپل سوکھ جاتی ہے پتے کٹے پھٹے نظر آتے ہیں اور فصل کی بڑھوتری بند ہو جاتی ہے اور بعض اوقات شدید حملہ کی صورت میں پودا مر بھی جاتا ہے۔

۳۔ اس کے علاوہ اس فصل پر تیلے کا حملہ بھی ہوتا ہے جو دو طرح کا ہوتا ہے سفید تیلہ اور سبز تیلہ۔ سفید تیلہ پتوں کا رس چوستا ہے اس کے پتوں پر سفید نشان بن جاتے ہیں اور پتے آہستہ آہستہ خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سبز تیلہ چھلیاں بننے سے قبل حملہ آور ہوتا ہے۔ یہ پودوں کا رس چوستا ہے۔

ان کیڑوں کا انسداد مندرجہ ذیل ادویات میں سے کوئی ایک استعمال کر کے کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ تھمٹ	دس فیصد دانہ دار	دس پاؤنڈ فی ایکڑ بوائی پر اور پھر دس پاؤنڈ فی ایکڑ پہلے پانی پر
۲۔ تمک	دس فیصد دانہ دار	ایضاً
۳۔ فالی ڈسٹان		”
۴۔ فیوراڈان	تین فیصد دانہ دار	۲۰ پاؤنڈ فی ایکڑ
۵۔ سالڈیکرکسی	دس فیصد دانہ دار	۱۰ پاؤنڈ فی ایکڑ
۶۔ ایکالکس	۵ فیصد دانہ دار	۲۰ پاؤنڈ فی ایکڑ
۷۔ اینڈرین	۲ فی صد دانہ دار	۲۰ سے ۲۵ پاؤنڈ فی ایکڑ
۸۔ باسوڈین	۱۴ فی صد دانہ دار	۱۰ پاؤنڈ فی ایکڑ
۹۔ سیوین	۵ فی صد دانہ دار	۲۵ پاؤنڈ فی ایکڑ
۱۰۔ اینڈرین	۲۰ فی صد	۱۲-۱۴ اونس فی ایکڑ ۵۰ گیلن پانی میں ڈال کر سپرے کریں

اس کے علاوہ ان کیڑوں کی روک تھام کے لئے حسب ذیل طریقوں پر عمل کرنے سے زیادہ عمدہ نتائج نکلتے ہیں۔

اول۔ مکئی کی فصل برداشت کرنے کے بعد کھیتوں میں ہل چلا کر مڈھوں کو اکھاڑ کر کے آگ لگا کر ضائع کر دیا جائے تاکہ ان میں چھپی ہوئی سنڈیاں مر جائیں۔

۲۔ حملہ شدہ پودوں کو کھیتوں سے نکال کر مویشیوں کو چارہ کے لئے استعمال کیا جائے۔

۳۔ روشنی کے پھندے استعمال کئے جائیں۔ اندھیری راتوں میں کھیتوں میں کسی مناسب جگہ پر گیس یا بجلی کے بلب کے نیچے کسی کھلے برتن میں پانی اور تھوڑا سا مٹی کا تیل ڈال کر رکھ دیا جائے تاکہ پروانے اس میں گر کر تلف ہو جائیں۔

برداشت

جب بھٹوں کے اندر کے پردے سفید ہو جائیں اور دانوں کے اندر ناخن آسانی سے داخل نہ ہو سکیں تو بھٹوں کو توڑ لینا چاہیئے۔ اور بھٹوں کو خشک ہونے کے لئے ایسی جگہ پر پھیلا کر رکھا جائے جو عام سطح زمین سے ایک فٹ اونچا ہو۔ بھٹوں کو گاہے بگاہے الٹتے پلٹتے رہنا چاہیئے خشک ہونے پر دانے علیحدہ کر لئے جائیں گودام میں محفوظ کرنے کے لئے نمی اندازاً ۱۲ فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

گوداموں میں سٹور کی ہوئی مکئی کے کیڑوں کا تدارک

سٹور شدہ مکئی پر حسب ذیل کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں۔

۱۔ بھٹوں کا پروانہ ۲۔ سسری۔

بھٹوں کا پروانہ

اصل میں یہ کیڑا مکئی کی فصل پر کھیت میں ہی حملہ آور ہوتا ہے اور بھٹوں کے دانے کے ہمراہ گوداموں میں پہنچ جاتا ہے۔ اس کا شدید حملہ گوداموں میں ہی ہوتا ہے۔ پروانہ بھورے رنگ کا ہوتا ہے مادہ مکئی کے دانوں پر حملہ آور ہوتی ہے اور بچے انڈوں سے نکل کر دانے کا اندرونی حصہ کھا کر خول پیدا کرتے ہیں۔

تدارک: ۱۔ گوداموں کو ای ڈی بی ٹی بحساب ۱۴-۲۵ پاؤنڈ فی ایک ہزار مکعب فٹ دھونی دیں۔

۲۔ فاسٹاکسین کی گولیاں ذخیرہ شدہ غلہ کو ۲ ۱/۲ من غلہ پر ایک ٹکیہ استعمال کریں اور گودام کو ۴۸ گھنٹے تک اس طرح بند رکھیں کہ اس میں سے زہریلی گیس ۴۸ گھنٹے تک نکلنے نہ پائے۔

سسری

یہ ننھی سی سرخ رنگ کی بھونڈی ہے۔ اس کی پیٹھ پر چار زرد رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ مادہ بھونڈی دانوں میں سوراخ کر کے انڈے دیتی ہے۔ بچے دانوں سے نکل کر مزید دانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں یہ بھونڈی گندم اور چاول کو بھی نقصان دیتی ہے۔

تدارک: بھٹوں کے پروانے کے تدارک والی تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ گوداموں میں ایلڈرین کا دھوڑا ۲۵ کلو گرام فی مربع فٹ کے حساب سے کرنے سے بھی اس کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

دراصل ایک روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرتی ہے اس کا ہر گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے بہت ضروری ہے

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۱۹۷۸ء تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء

۱- محمد رفیق صاحب بٹ بذریعہ محمد افضل صاحب بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰۰—۰۰
۲- خورشید انور صاحبہ گلگشت ملتان	۵۰—۰۰
۳- سلیمہ ماجد صاحبہ "	۳۰—۰۰
۴- امۃ السبوح صاحبہ بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب گلگشت ملتان	۲۰—۰۰
۵- محمود احمد صاحب گولبازار ربوہ	۲۰—۰۰
۶- سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب دادو سندھ	۳۰—۰۰
۷- محمد عبدالوہاب ضیاء صاحب ڈسپنسر رحیم یار خان	۲۰—۰۰
۸- مسز عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۲۰—۰۰
۹- بیگم ثریا لطیف صاحبہ "	۶۰—۰۰
۱۰- امجد علی صاحب پیراں غائب ملتان	۴۰—۰۰
۱۱- رسول بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰—۰۰
۱۲- عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی ابن محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۳- مبارک احمد صاحب ہاشمی اسلام آباد	۶۰۰—۰۰
۱۴- سعادت علی صاحب شیخ سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۱۵- میاں خیر دین صاحب بلاک ۳ ڈیرہ غازیخاں	۵۰—۰۰
۱۶- مسز زہرہ رؤف لودھی صاحبہ کوئٹہ	۱۰—۰۰
۱۷- شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور	۳۰—۰۰
۱۸- مسٹر ایس جی یزدانی صاحب گلبرگ لاہور	۹۵—۰۰
۱۹- عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان	۱۰—۰۰
۲۰- قدسیہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰—۰۰
۲۱- اشفاق احمد صاحب صادق آباد	۵۰—۰۰
۲۲- ڈاکٹر محمد اقبال صاحب دیپالپور اوکاڑہ	۲۵—۰۰
۲۳- خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ کینٹ	۷۵—۰۰
۲۴- امۃ الرشید ملک صاحب ماڈل کالونی جہلم	۱۰۰—۰۰
۲۵- عبدالعزیز صاحب سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۲۶- وسیم احمد صاحب چہور چک ۱۱۷	۲۰—۰۰
۲۷- چوہدری عبدالکریم صاحب دارالبرکات ربوہ	۳۰—۰۰
۲۸- شیخ عبدالرشید شرما صاحب شکارپور	۲۰—۰۰
۲۹- ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰—۰۰
۳۰- بیگم صاحبہ سردار دوست محمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۵۰—۰۰
۳۱- امۃ الکریم لیاقت صاحبہ ایبے سینیا لائن کراچی	۵۰—۰۰
۳۲- سعید احمد صاحب نیو صادق آباد بازار رحیم یار خان	۲۰—۰۰
۳۳- مسز اختر عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۰۰—۰۰
۳۴- لطیف احمد صاحب چشمہ بیراج کالونی میانوالی	۲۰—۰۰
۳۵- فارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰—۰۰
۳۶- مسعودہ شاہدہ صاحبہ۔ سلیمہ باجوہ صاحبہ۔ بیگم چوہدری ظفر علی صاحب عزیزہ آنسہ روحی ہاشمی صاحبہ۔ غلام فاطمہ صاحبہ۔ مسرت خلیل صاحبہ لجنہ و ناصرات الاحمدیہ بذریعہ سکینہ عثمان صاحبہ آف کویت۔	۳۷۴—۰۰
۳۷- نسیم اختر صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰—۰۰
۳۸- داؤد احمد صاحب " " "	۲۰۰—۰۰
۳۹- چوہدری عنایت اللہ صاحب سیالکوٹی بذریعہ عبدالعزیز صاحب ونیس محلہ دارالیمن - ربوہ	۱۵۰—۰۰
۴۰- عبدالرؤف ملک صاحب سمن آباد لاہور	۵۰۰—۰۰
۴۱- ملک منیر احمد خاں صاحب ناظم آباد کراچی	۱۲۰—۰۰
۴۲- محمد اسمٰعیل صاحب قریشی اردو منزل راولپنڈی چھاؤنی	۲۰—۰۰
۴۳- عبدالحفیظ صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۴۴- سلیم اللہ خان صاحب سلیم ورکس ٹورآباد میرپور خاص	۱۲۵—۰۰
۴۵- چوہدری نذیر صاحب فیروزوالا ضلع شیخوپورہ	۸۰—۰۰
۴۶- امتیاز احمد صاحب بٹ گلبرگ لاہور	۱۵۰—۰۰
۴۷- انس عمر فاروقی صاحب "	۱۹۰—۰۰
۴۸- فراست فاروق صاحب "	۹۵—۰۰
۴۹- قریشی محمد مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۵۰- اقبال بیگم صاحبہ بیوہ سردار محمد یوسف صاحب لاہور	۲۰۰—۰۰
۵۱- شیخ عبدالقدوس صاحب ریلوے روڈ ملتان	۱۰—۰۰
۵۲- چوہدری غلام احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۲۰—۰۰
۵۳- ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب "	۱۵۰—۰۰
۵۴- بیگم صاحبہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب کھاریاں	۵۰۰—۰۰
۵۵- امینہ بی بی صاحبہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہلالپوری ربوہ	۲۰—۰۰
۵۶- حامد جاوید صاحب حال دوبئی	۲۰—۰۰
۵۷- بشریٰ ظفر صاحبہ اہلیہ ملک ظفر احمد خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰—۰۰
۵۸- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم " "	۲۰—۰۰
۵۹- بچگان مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم " "	۳۰—۰۰
۶۰- امینہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر بشارت میر صاحب مرزا آف امریکہ حال ربوہ	۱۰—۰۰
۶۱- محمد نسیم صاحب جماعت احمدیہ بیونترہ	۳۰—۰۰
۶۲- اللہ دتہ صاحب گنائی مرحوم جلنگھم برطانیہ	۱۵۰—۰۰
۶۳- عبدالوہاب صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۰—۰۰
۶۴- صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم صادق آباد	۱۰۰—۰۰
۶۵- اسداللہ احمد صاحب مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ	۱۰—۰۰
۶۶- غلام حسین صاحب سیکرٹری مال پسرور	۱۰—۰۰
۶۷- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۳۳—۰۰
۶۸- صدر صاحب جماعت احمدیہ شورکوٹ چھاؤنی	۲۰—۰۰
۶۹- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم	۱۸۵—۰۰
۷۰- دین محمد صاحبؒ مرحوم ربوہ بذریعہ محمد سلیم احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۹۱۴—۰۰
۷۱- محمودہ ثروت صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰—۰۰
۷۲- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ترگڑی	۱۰—۰۰
۷۳- انیس احمد صاحب ملتان	۳۷—۱۶
۷۴- قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل "	۱۰—۰۰
۷۵- ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب "	۱۰—۰۰
۷۶- چوہدری شریف احمد صاحب "	۲۵—۰۰
۷۷- منور احمد صاحب یونیک سائیکل ورکس "	۱۰—۰۰
۷۸- شیخ محمد سلیم صاحب "	۱۵—۰۰
۷۹- بیگم صاحبہ چوہدری عبدالشکور صاحب "	۳۰—۰۰
۸۰- میاں محمد اکرم صاحب "	۱۰—۰۰
۸۱- چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار کالرہ کلاں	۱۰۰—۰۰
۸۲- شیخ اشفاق احمد صاحب دنیاپور ملتان	۱۵—۰۰

تصحیح

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ میں شعبہ ناصرات الاحمدیہ کی مرکزی رپورٹ میں چندہ وقف جدید ناصرات لاہور کاتب کی غلطی سے ۶۹-۹۱ شائع ہو گیا ہے۔ اصل چندہ جو اُن کی طرف سے موصول ہوا ہے وہ ۹۱۶۹ روپے ہے۔ لجنات درستی کر لیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ جنوری ۱۹۷۹ء کے

ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

مورخہ ۹ر جنوری اور مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۷۹ء کو سپردِ ڈاک کئے جا چکے ہیں

جن خریداروں کو نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۳۹۳۶

میں ملک سعید احمد رشید ولد ملک عبد الرشید صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ یا وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: ملک سعید احمد رشید متعلم جامعہ احمدیہ درجہ سادسہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: ملک حبیب الرحمٰن صدر محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: رحیم بخش ولد مولوی نظام الدین صاحب موضع حاصل پور ضلع بہاولپور

مسل نمبر ۲۳۹۳۷

میں فضل احمد طاہر ولد چوہدری شبیر احمد صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ مہتمم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: فضل احمد طاہر ۲۵/۱

دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: چوہدری شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب موصی وصیت نمبر ۷۸۰۹ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

(۱) نصرت انڈسٹریل سکول میں سپیشل کلاس جاری ہے۔ اس کلاس میں ایک نئے مضمون کا اضافہ کیا گیا ہے اسلئے سب بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ داخلہ لیکر فائدہ اٹھائیں نیا مضمون یہ ہے۔ فارم اور کاغذ کے پھول بیننگ کٹنگ مشین ایمبرائڈری۔ ہینڈ ایمبرائڈری۔ نیٹنگ۔

(۲) ڈپلومہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ شروع ہے۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

اعلان بابت رپورٹ ناصرات الاحمدیہ

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ میں شعبہ ناصرات الاحمدیہ کی آمدہ رپورٹیں شائع نہیں ہوسکیں۔ جلدی ہی طبع کروا کر لجنات کو بھجوادی جائیں گی۔ جو لجنات جلسہ کے موقع پر رپورٹ سالانہ کی کاپی لے گئی ہیں وہ دفتر کو مطلع کریں تاکہ انہیں ناصرات کی رپورٹ بھی بھجوادی جائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ

حکومت پاکستان کی نئی پالیسی کے تحت دیہی مڈل و ہائی سکولوں میں زراعت کے مضمون کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہائی سکولوں کے لئے زراعت کے تربیت یافتہ اساتذہ تو میسر ہیں لیکن مڈل سکولوں کے لئے ایسے تربیت یافتہ اساتذہ میسر نہیں ہیں۔ لہذا ان کی تربیت کے سلسلے میں محکمہ تعلیم پنجاب کی منظوری سے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ۱۹۷۵ء سے ایک سالہ سی۔ ٹی (زراعت) کے کورس کا اجراء ہو چکا ہے۔ کورس کامیابی سے مکمل کر لینے کے بعد ملازمت کے کافی روشن امکانات ہیں۔ خواہشمند حضرات سے اس کورس میں ۸۰-۱۹۷۹ء کے داخلہ کے لئے زیر دستخطی کے نام سادہ کاغذ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

تعلیمی قابلیت: (۱) ایف۔ ایس سی (زراعت) و ایف۔ ایس سی (پری میڈیکل)

(۲) ایف۔ اے زراعت کے مضمون کے ساتھ

(۳) ایف۔ اے جس نے میٹرک سائنس یا زراعت کے مضمون کے ساتھ پاس کیا ہو۔

(داخلہ کے چناؤ کے لئے مندرجہ بالا بالترتیب ترجیحات ہوں گی۔)

عمر: ۲۰ فروری ۱۹۷۹ء کو ۱۷ اور ۲۴ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

درخواستوں کی آخری تاریخ: ۱۷ فروری ۱۹۷۹ء تک۔

درخواست کے ہمراہ میٹرک و دیگر متعلقہ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور اچھے چال چلن کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ نقول ہونا ضروری ہیں۔

انٹرویو: ۲۰ فروری ۱۹۷۹ء کو صبح ۹-۳۰ بجے انٹرویو کے لئے اپنے متعلقہ اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

فیس داخلہ: منتخب شدہ امیدواروں کو مبلغ یکصد روپیہ جس میں چھ ماہ کی ٹیوشن فیس کے علاوہ فیس داخلہ اور سیکورٹی بھی شامل ہے یکم مارچ ۱۹۷۹ء تک جمع کروانا ہوگا۔

نوٹ: رہائش کا بندوبست خود کرنا ہوگا۔

(ڈائرکٹر ادارہ تعلیم و توسیع زراعت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

نوٹ:- مزید معلومات کے لئے اور رہائش کے بندوبست کے لئے تنویر احمد۔ اسی فسٹ فلور طارق ہال زرعی یونیورسٹی سے رابطہ قائم کریں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز صبغت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کو ۲ جنوری ۱۹۷۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ کا پڑپوتا اور حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(خاکسار رحمت اللہ خان شاکر۔ پورن نگر سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو چند مشکلات درپیش ہیں جن کے باعث پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کرے (آمین)

(رشید احمد اختر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

۲۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

کیور ٹیو سسٹم کی فہرست ادویات

— برائے مزمن امراض۔ بواسیر۔ دمہ۔ ناسور (FISTULA)۔ موٹاپا (OBESITY) وغیرہ

— برائے امراض حیوانات۔ اپھارہ۔ گل گھوٹو۔ مرکن۔ زہرباد۔ کناہ۔ منہ کھر۔ وغیرہ

— برائے امراض پولٹری۔ رانی کھیت۔ خونی پیچش وغیرہ

— برائے امراض دندان۔ پائیوریا۔ کیریز۔ دانت درد وغیرہ

دستی مفت۔ ڈاک سے ۲۰ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔ فون ۷۰۴/۶۰۶

جامعہ احمدیہ ربوہ کی سہ روزہ دلچسپ سالانہ کھیلیں اختتام پذیر ہو گئیں

آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب اور اجتماعی دعا

ربوہ ۳۱ صلح - آج دوپہر جامعہ احمدیہ کی نہایت دلچسپ سالانہ کھیلیں اپنی دیرینہ روایات کے مطابق تین دن تک جاری رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئیں۔ آخری روز روک دوڑ اور تکیہ جنگ کے فائنل مقابلوں اور میوزک ریس میں مہمانانِ کرام اور دیگر شائقین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی محترم مولوی عبدالرحمن صاحب انور تھے۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جامعہ احمدیہ کی یہ سالانہ کھیلیں ۲۸ جنوری کو بعد دوپہر شروع ہوئی تھیں۔ اگلے روز ۲۹ جنوری کو چونکہ دن بھر مطلع ابر آلود رہا اور کچھ بارش ہوتی رہی اس لئے اس دن کی کھیلیں اگلے روز پر ملتوی کر دی گئیں چنانچہ ۳۰ جنوری کو دن بھر پروگرام کے مطابق کھیلیں جاری رہیں۔

کھیلوں کا آغاز ۲۸ جنوری کو دو بجے بعد دوپہر ہوا جبکہ جامعہ کے پرنسپل محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل نے مختصر خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا مومن کے لئے اپنے دینی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے صحت کا برقرار رکھنا بھی بہت ضروری ہے اسی لئے جامعہ میں کھیلوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ ان کھیلوں میں پوری دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ حصہ لیں اور فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے اچھے سے اچھے کھیل کا مظاہرہ کریں۔

محترم پرنسپل صاحب کے خطاب کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب پی ٹی آئی کی ہدایات کے ساتھ کھیلوں کا آغاز ہوا۔ پہلے دن ۱۱۰ گز کی دوڑ، کلائی پکڑنا، تین ٹانگ کی دوڑ، گولہ پھینکنا، ثابت قدمی (برائے طلبہ حافظ کلاس) تکیہ جنگ اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ کھیلوں کے دوسرے روز (۳۰ جنوری) صبح ایک میل کی دوڑ، نیزہ بازی، اونچی و لمبی چھلانگ، ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ، وزن اٹھانا، تکیہ جنگ، والی بال، میرو ڈبہ (اساتذہ کرام) والی بال و دوڑ ۱۱۰ گز (فارغ التحصیل طلبہ) اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے اور بعد دوپہر مشاہدہ و معائنہ، دوڑ تین ٹانگ (حافظ کلاس) دوڑ ۱۱۰ گز، میرو ڈبہ، تکیہ جنگ، باڑی اور کبڈی کے مقابلے ہوئے اور آخری روز ثابت قدمی، روک دوڑ اور تکیہ جنگ کے فائنل مقابلے ہوئے اور میوزک ریس میں جامعہ کے سٹاف اور مہمانانِ کرام نے حصہ لیا۔ اہالیانِ ربوہ کثرت کے ساتھ ان مقابلوں کو دیکھتے رہے۔

۳۱ جنوری کو پونے بارہ بجے دوپہر تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی اس کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ تنزانیہ کے ایک افریقن طالب علم احمد داؤد نے کی بعد ازاں جامعہ کے استاد مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے اپنے خطاب میں اس تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم مولوی عبدالرحمن صاحب انور (سابق انچارج تحریکِ جدید و پرائیویٹ سیکرٹری حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ کچھ عرصہ سے جامعہ کی طرف سے یہ اہتمام کیا جاتا ہے کہ سالانہ کھیلوں کی اس اختتامی تقریب میں بطور مہمانِ خصوصی جامعہ یا مدرسہ احمدیہ کے کسی ایسے فارغ التحصیل بزرگ کو مدعو کیا جاتا ہے جسے امتیازی طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی حیثیت سے آج محترم انور صاحب کو مدعو کیا گیا ہے۔ مکرم قمر صاحب نے محترم انور صاحب کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی اہم دینی خدمات کا تذکرہ کیا جس کے بعد محترم انور صاحب نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دئیے۔ اور پھر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ بغیر ان کی کسی ذاتی خواہش کے ان کے سپرد جو بھی دینی کام کیا جائے خواہ وہ بظاہر کتنا ہی مشکل نظر آئے انہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے اسے سرانجام دینے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد کرتے ہوئے انہیں کامیابی عطا فرمائے گا۔ "یہی میری زندگی کے تجربات کا نچوڑ ہے۔"

ساڑھے بارہ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

(محترم ملک حبیب الرحمن صاحب محلہ دار البرکات ربوہ)

میرے بیٹے عزیزم ملک منیر احمد وارنٹ آفیسر کورنگی (کراچی) کی ناگہانی وفات پر کثرت کے ساتھ بزرگانِ سلسلہ اور احمدی بھائیوں اور بہنوں نے ربوہ اور بیرونِ ربوہ سے تشریف لا کر ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمدردی کا اظہار کیا ہم ان سب کا دلی شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال مہربانی سے اس عاجز سے اور عزیز مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں سے بالمشافہ تعزیت فرمائی اور تسلی دی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر متعدد اصحاب نے بھی بہت ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

تعزیت کے تار اور خطوط وصول کرنے کا سلسلہ تو ابھی تک جاری ہے ہم ان سب کے شکرگزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس ہمدردی کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ ہماری درخواست ہے کہ جملہ احباب ہمیں اور عزیز مرحوم کی اہلیہ اور معصوم بچوں کو آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ:-

جماعتِ احمدیہ کی مقدس بستی — قادیان

(مرتبہ مکرم قیوم شاہد صاحب ایم-اے)

زیرِ نظر کتابچہ جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت اماں جانؓ کے ارشادات اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے پیغام کے علاوہ قادیان کی مختصر تاریخ بھی درج کی گئی ہے اور پھر قادیان کے متعلق احمدی شعراء کی بہت سی منتخب نظمیں بھی درج ہیں اسے متعدد تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی نئی نسلوں کو اپنے دائمی مقدس مرکز سے وابستگی کو پختہ کرنے اور اس کی قدر و منزلت کو اجاگر کرنے کے لئے اس کتابچہ کا مطالعہ یقیناً بہت ضروری اور مفید ہے احباب کو اسے بکثرت خریدنا اور زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیئے۔

قیمت اعلیٰ کاغذ -/۵ معمولی کاغذ -/۴

ملنے کا پتہ:- قیوم اکیڈمی 9/18 محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

حضرت حکیم نظام جانؓ کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ○ فون نمبر ۲۸۴۴

ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود ○ فون نمبر ۶۲۸

نگران

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؓ

رجسٹرڈ درجہ اوّل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ○ ٹیم کنسٹرکٹرز ○ اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن

باعتماد ادارہ فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں